یک نہ شد چار شد

شگفتہ کنول

جب خواب نہیں کوئی کیا زندگی کا کرنا
ہر صبح کو جی اٹھنا ہر رات کو مر جانا
سقراط کے پینے سے کیا مجھ پہ عیاں ہوتا
خود زہر پیا میں نے تب اس کا اثر جانا

"کیا مسئلہ ہے یار آخر یہ لڑکی اب تک آئی کیوں نہیں؟ کہاں رہ گئی ہے؟" کشف نے بے زاری سے ادھر ادھر نگاہیں گھماتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں اس وقت پارک میں بیٹھیں انزہ کی منتظر تھیں مگر وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ تینوں انتظار کی سولی پر لٹکی ہوئی تھیں اور اب تو لوگوں کا معائنہ کر کر کے بھی بیزار اور تھک چکی تھیں۔

"آجائے گی۔ تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟" ایمن نے فیس بک اسکرول کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

"مجھے بھوک لگ رہی ہے اس پر تم نے لنچ کا پروگرام بھی انزہ کے آنے کے بعد رکھا ہے۔" اس نے برا سا منہ بنایا۔ کشف کی بات پر ایمن نے سر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تم نے چپس کا پیکٹ ٹھونسا ہے اور اس کے بعد فالسے کا شربت بھی پیا ہے اس کے باوجود بھی؟"

"لو کر لو گل...... کبھی سنا ہے کہ لیز کے پیکٹ میں سے نکلے گنتی کے چپس اور ایک گلاس فالسے کے شربت سے کسی کی بھوک ختم ہوئی ہو۔" کشف نے بھی اسے فوراً جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ ایمن کشف کی بھوک پر مزید کچھ بولتی کشف اس کو نظرانداز کرتی پارک کے گیٹ سے داخل ہوتی انزہ کو دیکھ کر اچھلی۔

"لو! وہ آگئی۔"

"وہ خالی ہاتھ ہی آرہی ہے اور تم ایسے لہک رہی ہو جیسے وہ تمہارے لیے راشن لا رہی ہے۔" کرن نے اس کی ایکسائٹمنٹ پر چوٹ کی۔ انزہ سلام دعا کے بعد ان کے پاس ہی گھاس پر بیٹھ گئی۔

"ہاں تو بتاؤ کیوں کال کر کے ہنگامی میٹنگ بلائی ہے؟" انزہ نے ان تینوں سے مشترکہ سوال کیا۔

"ہم نے کچھ سوچا ہے۔" کشف نے فٹ سے جواب دیا۔

"یا الٰہی خیر۔ ایسا کیا سوچ لیا جو ہنگامی بنیادوں پر میٹنگ کال کرلی؟"

"خیر بتاؤ کیا سوچا ہے؟" انزہ ان کے چہرے پر چھلکتے جوش کو دیکھ کر متجسس ہوئی۔

"یہی کہ جب تک یونی نہیں اوپن ہوتی کوئی بزنس کرتے ہیں۔" ایمن نے موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسے اطلاع دی۔ انزہ کے منہ سے بے اختیار لاحول ولاقوۃ

www.zemtime.com

الا باللہ نکلا۔
"سب سے پہلے تو یہ بتاؤ آئیڈیا کس کا ہے؟" اس نے مشکوک انداز میں کشف اور ایمن کو دیکھا۔ ان کے علاوہ بھلا اور کون اتنا سوچ سکتا تھا۔

"آف کورس کشف دی گریٹ کا۔ اس کے علاوہ کسی اور کا اتنا دماغ چل سکتا ہے بھلا اور ایمن اس کی حمایت نہ کرے ایسا کیسے ممکن ہے؟" کرن نے کہتے ہوئے اپنا سر جھٹکا۔ اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا کہ اس پلان سے وہ بھی متفق نہیں ہے بس وہ دونوں ہی تیار بیٹھی تھیں۔

"اسے کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں مرچیں چبا رہی ہے؟" انزہ نے کرن کے تیور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آتے ہوئے اپنی اماں سے رج کے ذلیل ہو کر آئی ہے۔" کشف نے ہنستے ہوئے بتایا تو انزہ بھی ساتھ ہنس پڑی۔

"ویسے تم تینوں نے بھی کیا قسمت پائی ہے اپنے گھر سے تو ذلیل ہوتی ہی ہو، میرے گھر میں بھی تم لوگوں کا ذکر خیر اکثر ہوتا رہتا ہے۔ آج بھی مام نے غائبانہ تم لوگوں کی اچھی خاصی کلاس لی ہے۔"

"جب ہم مر جائیں گی ناں تو تمہاری مام کو بہت یاد آئیں گی۔" ایمن نے منہ بسورا۔

"ارے او دشمن تم میری ہو اور مرنے کے بعد میری مام کو کیوں یاد آؤ گی؟" انزہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"چھوڑو یار تم جانتی تو ہو کہ یہ ایسے ہی بونگیاں مارتی ہے۔" کشف نے ہاتھ جھلایا۔

"کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے خود انجمن عقلمنداں کی صدارت کر کے آ رہی ہے اور ابھی ملکی امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے وزیر اعظم سے ملاقات کرنی ہے۔" کرن نے جل کر کہا جس پر ایمن نے سمجھنے والا انداز میں سر ہلایا۔

"اوہ! تو اسی لیے ملک کا بیڑا غرق ہوا پڑا ہے۔"

"اگر تم لوگوں کا ہو گیا ہو تو وہ بات کر لیں جس کے لیے یہاں اتنی گرمی میں بیٹھے ہیں۔" انزہ نے ان کو الٹی سیدھی ہانکتے دیکھ کر گھورا تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھیں

www.zemtime.com

"تو بتاؤ کون سا کیڑا اکلبلایا ہے؟"

"وہ نہ ہم نے......"

"تم خاموش بیٹھو۔ ایمن تم سنجیدہ ہو کر پوری بات بتاؤ۔" کشف کو بولتے دیکھ کر انزہ نے اسے ٹوکا تو ایمن اسے تفصیل سے آگاہ کرنے لگی۔

"آئیڈیا تو برا نہیں ہے مگر اس کے لیے پیسے بھی تو ہونے چاہئیں۔ بلڈنگ بھی چاہیے ہوگی پھر کچھ فرنیچر وغیرہ کا بندوبست بھی کرنا پڑے گا اور ساتھ ہی اخبارات میں اشتہارات وغیرہ بھی دینے ہوں گے اور یہ سب کرنے کے لیے ایک مناسب رقم درکار ہوگی۔"

"ہم چار ہیں ناں مل ملا کر کچھ کرلیں گے، کیوں کشف تم کیا کہتی ہو اس بارے میں؟" ایمن نے اس کی تائید چاہی مگر وہ سر جھکائے خاموش رہی تو ایمن نے اسے کہنی ماری۔

"میں تم سے کچھ کہہ رہی ہوں۔ جواب تو دو۔"

"انزہ کہتی ہے خاموش رہو۔ تم کہتی ہو جواب دو۔ پہلے دونوں فیصلہ کرلو کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ میں ویسے ہی کرلوں گی۔" اس نے لہجے میں زبردستی کی بےچارگی سموئی۔

"چلو دی اجازت اب اپنے اس بوتھے شریف سے کچھ پھوٹو بھی۔" انزہ اس کی اتنی فرمانبرداری پر جزبز ہوئی۔

"دیکھو فرض کرو اگر اس سب پر پچاس ہزار بھی خرچہ آتا ہے تو ہم چاروں کو بمشکل ہی گیارہ گیارہ ہزار آئے گا اور یہ گیارہ یوں سمجھنا گویا ہم جاگ لگا رہے ہیں۔ جاگ کا مطلب سمجھتی ہوناں جیسے دہی بنانے کے لیے جاگ لگاتے ہیں ویسے ہی اور......"

"کاشی کاشی! خدارا یہ عوام سے ووٹ لینے والے سیاستدانوں کی طرح قائل کرنا بند کرو اور حل بتاؤ۔" انزہ نے دانت پیسے۔

"او کے تو پھر ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ میرے پاس دو سیٹ جھمکوں کے پڑے ہیں میں وہ بیچ دیتی ہوں اور اس سے جو پیسے ملیں گے وہ کام میں لگالیں گے۔" کشف نے حاتم تائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے فراخدلی کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔

"واٹ؟ تم جھمکے بیچ دو گی؟" تینوں یک زبان ہو کر بولیں۔

"کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے۔ جب پیسے آجائیں گے تو دوبارہ لے لوں گی۔"

"واہ یار! کتنا بڑا دل ہے تمہارا۔ تمہاری امی کچھ نہیں کہیں گی۔" کرن نے تعریفی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کم آن یار۔ دوستوں کے لیے کچھ بھی اور جہاں تک امی کی بات ہے تو اب وہ جھمکے میری ملکیت ہیں اب چاہے میں کچھ بھی کروں۔" اس نے بلا کی عاجزی دکھائی۔

"تو پھر میرے پاس یہ رنگ ہے۔ ایف ایس سی میں اچھے نمبر لینے پر امی نے بنوا کر دی تھی۔ زیادہ نہیں تو بیس تک یہ بھی فروخت ہو ہی جائے گی۔" ایمن نے اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے اپنے ہاتھ سے رنگ اتار کر ان کے سامنے رکھی۔

"دفتر کے لیے جگہ میرے ذمے آئی۔ میرے ایک کزن کا کمرشل پلازہ ہے اسی میں فی الحال ایک چھوٹی سی دکان لے لیتے ہیں اور پیمنٹ بعد میں کردیں گے۔ اس طرح ایڈوانس وغیرہ کا جھنجھٹ بھی نہیں ہوگا۔" انزہ نے بھی پیش کش کی۔

"تو پھر ڈن ہوگیا۔ تم بتاؤ تمہارے جھمکے کتنے تک میں جائیں گے؟" ایمن نے کشف سے پوچھا۔

"یہ تو اب بیچنے جائیں گے تب ہی پتا چلے گا ایسے مجھے کیا پتا؟ ویسے امید تو ہے کہ اچھے داموں میں فروخت ہو جائیں گے۔ ایک دو بار ہی پہنے ہیں۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر بھی کچھ اندازہ تو ہوگا نہ۔ ویسے کتنے کے اور کہاں سے لیے تھے؟" کرن نے پوچھا۔

"یہ شہر سے باہر جو اتوار بازار لگتا ہے ناں۔ وہاں سے لیے تھے پانچ سو کی جوڑی ملی تھی۔" کشف نے زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے بھی اپنے دائیں جانب اشارہ کیا گویا

www.zemtime.com

اتوار بازار بازو میں ہی لگا ہو۔ اس کی بات سن کر ان کے گروپ میں کچھ دیر کو مکمل خاموشی چھا گئی گویا سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ جان بوجھ کر ادھر ادھر نظریں گھماتی کشف نے ترچھی نظروں سے انہیں دیکھا تو وہ تینوں آنکھیں اور منہ کھولے حیرت و صدمے سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"ایمن پکڑو اسے۔ یہ بچنی نہیں چاہیے۔" انزہ جارحانہ انداز میں اٹھ کر اس کی طرف لپکی۔ اس سے پہلے وہ اسے پکڑتی وہ اٹھ کر بھاگنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"اوکے میں سوری کرتی ہوں۔ اب سنجیدہ ہو کر حل نکالتے ہیں۔" کشف نے ان کو گھورتے پا کر ہاتھ کھڑے کیے۔

"دیکھو گھر سے ملنے کی تو امید ہی چھوڑ دو کیوں کہ میں نے آتے ہوئے امی سے سرسری سی بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جو مرضی کرو ہم نہ تو تمہارے فائدے کے ذمہ دار ہوں گے اور نقصان کے تو بالکل بھی نہیں ہوں گے۔ لہٰذا گھر سے کوئی مدد ملے گی یہ تو سوچنا ہی عبث ہے۔ اب ہم سب کے پاس صرف اپنی پاکٹ منی کے ہی پیسے ہوں گے۔ اگر چاروں کے ملا کر بیس ہزار بھی بن جاتے ہیں تو بھی کام چل جائے گا۔ ابھی کے لیے بس اتنا کرتے ہیں کہ فرنیچر میں صرف میز اور دو تین کرسیاں ہی لے لیتے ہیں وہ بھی سیکنڈ ہینڈ۔ باقی جو بچ گئے ان سے دوسرے خرچے نکال لیں گے۔" کشف نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا تو سب نے متفق ہونے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"چلو پیسوں اور فرنیچر کے معاملات تو طے ہو گئے اب بزنس کا بتاؤ کیا سوچا ہے؟ کیا کرنا ہے؟" انزہ نے پوچھا۔

"میرج بیورو کھولیں گے اور پتا ہے میں نے تو نام بھی سوچ لیا ہے۔ نام ہوگا۔ جھٹ پٹ شادی دفتر۔" کشف نے فلمی انداز میں ہاتھ اور آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"نام بھی اپنے جیسا ہی سوچا ہے۔ چلو میں ذرا کال کر کے جگہ کا بندوبست کرلوں۔" انزہ نے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔ دوسری جانب سے کال ریسیو ہونے پر وہ بات کرنے لگی۔

دفتر کھولنے کے بعد انہوں نے ایک لوکل سے اخبار میں اپنے میرج بیورو کا اشتہار دیا۔ کچھ دنوں کے مسلسل اشتہار دینے کے بعد ان سے ایک فیملی نے اپنی بیٹی کے رشتے کے سلسلے میں رابطہ کیا۔ ان لوگوں نے انہیں دفتر آ کر ضروری کوائف بھرنے کا کہا۔ اگلے دن دوپہر کے وقت ایک بھاری بھرکم آنٹی دفتر میں آن پہنچیں۔ جسامت سے وہ کھاتے پیتے گھر کی اور چہرے مہرے سے سرد مزاج اور غصے کی تیز گویا ہٹلر کے خاندان سے لگ رہی تھیں۔ ان کو دروازے سے اندر داخل ہوتے دیکھ کر کشف کی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔

"پتا ہے انہوں نے جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا تب ہی میری ساری حسیں چیخ اٹھیں تھیں کہ کوئی آنے کو ہے۔"

"اپنا منہ بند رکھنا۔ میں خود بات کروں گی۔" اس کی سرگوشی پر انزہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے گھورا اور اٹھ کر خوش دلی سے ان خاتون کو خوش آمدید کہا۔

"آئیں پلیز یہاں بیٹھیں۔" انزہ نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تو آپ نے کل اپنی بیٹی کے سلسلے میں فون کیا تھا؟"

"جی میں نے ہی کیا تھا۔ دار اصل میرے شوہر بیس سال پہلے ہی وفات پا گئے تھے تو......"

"اوہ سو سیڈ! اللہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ ویسے ان کو ہوا کیا تھا؟" ابھی انہوں نے بولنا شروع ہی کیا تھا کہ کشف نے ان کی بات کاٹتے ہوئے ہمدردی سے پوچھا۔ انہوں نے مرحوم شوہر کے ذکر پر ایک طویل آہ بھری۔

"اللہ بخشے مرحوم کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور ہسپتال جاتے جاتے راستے میں ہی دم توڑ گئے۔"

"جو زیادتی ان کے ساتھ ہوئی تھی تو میرے خیال سے وہ ہارٹ اٹیک سے نہیں احتجاجاً فوت ہوئے ہوں گے۔ بھئی احتجاج کا حق تو ہر انسان رکھتا ہے۔" چیونگم چباتی ایمن نے ان کا جائزہ لیتے ہوئے سمجھداری سے سر ہلایا۔

"جی؟" خاتون کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔

www.zemtime.com

"وہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ اللہ پاک آپ کو اس کا اجر دے۔" انزہ جلدی سے بولی اور ایک سخت گھوری سے ایمن اور اس کے ساتھ بیٹھی کشف کو نوازا۔

"میں نے اپنی بچی کو اکیلے ہی پالا ہے۔ اس کو اچھی، اعلیٰ تعلیم دلوائی اور اب ماشاءاللہ سے وہ ایک اچھی نوکری کر رہی ہے، تو میں اب اس کے اس ایک آخری فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتی ہوں تاکہ بے فکر ہو کر دو گز قبر میں سکون سے سو سکوں۔"

"آپ نے ایک بار ہی مرنا ہے۔ کون سا اپنی قسطیں کرانی ہیں؟ دو گز زمین کچھ کم نہیں ہوگی۔" کشف نے ان خاتون کی بات سن کر کہا تو انزہ بے بسی سے ان دونوں کو دیکھ کر رہ گئی جن کو اس سنجیدہ صورت حال میں بھی جگتیں سوجھ رہی تھیں۔

"میرا مطلب تھا کہ بس اللہ پاک ہر انسان کو قبر کی مٹی نصیب فرمائے ورنہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو یہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔" کشف نے ان کے بگڑتے تیور دیکھ کر بات بنائی۔

"ہوں..... تو تم لوگ مجھے کوئی اچھا سا لڑکا دکھا دو۔ میں یہ منگنی وغیرہ کے جھنجھٹ کی بجائے سیدھا شادی کی تاریخ رکھنے کو ہی ترجیح دوں گی۔" وہ خاتون تو ہتھیلی پر سرسوں جمائے بیٹھیں تھیں۔

"آپ کو کیسا لڑکا چاہیے تاکہ ہم اسی حساب سے بات چلائیں۔" انزہ نے کاغذ اور قلم اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ خاتون اپنی ڈیمانڈز بتانے لگیں جن کو سن کر وہ چاروں ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگیں۔ کشف نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا مگر انزہ کو سنجیدہ نگاہوں سے اپنی طرف دیکھتا پا کر خاموش ہوگئی۔

"ٹھیک ہے میم آپ لڑکی کی تصویر اور اپنا ایڈریس یہاں چھوڑ جائیں۔ بہت جلد ہم آپ سے دوبارہ رابطہ کریں گے۔" انزہ نے ان کا فارم بھر کر ایک نظر دیکھتے ہوئے پروقار انداز میں کہا۔

"بات پکی کرنے سے پہلے ایک بار پھر سوچ لینا کہ کسی بھی قسم کی کمی بیشی کی صورت میں یہ ہماری ہڈیاں تک چبانے کی اہلیت رکھتیں ہیں۔" کشف نے ایک نظر خود کو اور پھر ان تینوں کو دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔

"کاشی۔" انزہ نے بظاہر مسکراتے ہوئے دانت پیسے تو وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپ پلیز وہاں جا کر فیس جمع کرا دیں۔" انزہ نے متانت سے سائیڈ پر دیوار کے پاس چھوٹا سا ٹیبل اور کرسی رکھے بیٹھی کرن کی جانب اشارہ کیا۔ فیس جمع کروا کر وہ خاتون چلی گئیں تو کرن دراز سے پیسے اٹھا کر اچھلتی ہوئی ان تینوں کے پاس آئی اور آنکھیں بڑی کرتے ہوئے پیسے ان کے سامنے لہرائے۔

"یہ دیکھو پورے بیس ہزار روپے۔ میں ان پیسوں سے شاپنگ کروں گی، کپڑے، جوتے اور باقی کی چیزیں خریدوں گی۔" اس کا جوش عروج پر تھا۔

"او ہیلو! ادھر دو۔ شاپنگ کروں گی آئی بڑی۔ میں نے خود موبائل لینا ہے۔" کشف نے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے پیسے جھپٹے۔

"لاؤ یہ مجھے دو۔ ابھی پتا نہیں ان کا کام ہو یا نہیں اور تم لوگ پیسے اڑا لو۔ اگر واپس کرنے پڑے تو کہاں سے کرو گی؟" انزہ نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

"میں نہیں دوں گی۔ مجھے موبائل لینا ہے۔" اس نے کہتے ساتھ ہی جھٹ سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ کرن جو کشف کے قریب کھڑی تھی اس نے موقع دیکھتے ہی آگے بڑھ کر اس سے پیسے چھین کر انزہ کو تھمائے اور زبان چڑاتے ہوئے واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔

وہ چاروں دفتر میں بیٹھی تھیں کہ اچانک سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ انہیں لگا کہ شائد کسی کلائنٹ کا فون ہوگا اس لیے وہ سب کی سب پرجوش سی ہو کر فون کے اردگرد جمع ہوگئیں۔ انزہ نے فون اٹھایا تو ایمن نے ہاتھ بڑھا کر فون اسپیکر پر ڈال دیا۔ اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی فون سے آتی کڑک

www.zemtime.com

دار آواز پر وہ چاروں اچھل کر رہ گئیں۔ وہ اسی دن والی خاتون کی آواز تھی جو انہیں اپنی بیٹی کے سلسلے میں فیس جمع کرا کر گئی تھیں۔

"دیکھو لڑکیو! میں نے اعتبار کر کے تم لوگوں کو یہ ذمہ داری سونپی تھی اور آج چار دن ہو گئے ہیں مگر ابھی تک تمہاری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر نہیں کر سکتی ہو تو میری فیس واپس کردو۔ میں کسی اور جگہ رابطہ کر لیتی ہوں۔"

"دیکھیں آنٹی جسٹ کول ڈاؤن۔ ہم لوگ جلد سے جلد لڑکا ڈھونڈنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں، جیسے ہی کوئی ملتا ہے آپ سے ملوا دیا جائے گا۔" انزہ نے آہستگی سے کہا تو وہ چونکیں۔

"کیا مطلب؟ تم لوگوں کے پاس کوئی لڑکا ہے ہی نہیں؟" انہوں نے درشتی سے پوچھا۔

"نن...... نہیں لڑکے تو بہت ہیں مگر آپ کی بیٹی کے ہم پلہ کوئی نہیں مل رہا تو بس اسی لیے دیر ہو رہی ہے ورنہ رشتے تو بہت ہیں ہمارے پاس۔ ابھی بھی ایک خاتون آپ کی بیٹی کو پسند کر کے گئی ہیں مگر لڑکا آپ کے معیار پر پورا نہیں اترتا اسی وجہ سے ہم نے آپ سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔" انزہ نے گڑبڑاتے ہوئے بات بنائی۔

"جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟ میں نے تو صبح سے کسی مکھی تک کو اندر آتے نہیں دیکھا کجا انسان کی بچی۔ کسی نہ نظر آنے والی مخلوق سے ڈیل کر بیٹھی ہو کیا؟" کشف نے اس کے جھوٹ پر اسے ٹوکتے ہوئے آخر میں ناک تلے انگلی رکھ کر حیرت سے پوچھا۔ اس کے ایک دم سے بولنے پر انزہ نے جلدی سے ماتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر اسے گھوری سے نوازا۔

"تم لوگوں کو مزید ایک ہفتے کا وقت دے رہی ہوں اور اگر اس ایک ہفتے میں تم میرا کام نہ کر سکیں تو فیس تو واپس لوں گی ہی ساتھ میں اتنے دن تک خوار کرنے کا ہرجانہ بھی ادا کرنا پڑے گا، سمجھی تم۔"

"جی، جی میں سمجھ گئی آپ فکر مت کریں ان شاء اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔"

"ہونا ہی چاہیے ورنہ تم لوگ مجھے جانتی نہیں ہو۔ بہت بری طرح سے پیش آؤں گی۔"

"جی ہمیں اس بات کا اندازہ ہے۔ ابھی ہمیں اپنی زندگی میں بہت کچھ کرنا ہے اس لیے آپ کا کام لازمی کریں گے۔" مزید کچھ دیر تک ان سے بات کرنے اور تسلی دینے کے بعد اس نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھا اور میز پر سے ٹشو اٹھا کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے ایمن کو پانی لانے کا اشارہ کیا۔

"اب کیا کرنا ہے؟" ایمن نے تشویش سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جا کر وضو کر کے آؤ۔ ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ کوئی لڑکا بھیج دے کہیں سے ورنہ بڑی بری ہونی ہے ہمارے ساتھ۔ اتنا تو میں ان خاتون کی باتوں سے اندازہ لگا ہی چکی ہوں کہ اگر ہم نے رشتہ نہیں ڈھونڈا تو وہ ہمیں چھوڑیں گی نہیں۔" اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کرسی پر سر ٹکاتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں۔

اگلے دن وہ چاروں ایک لائن میں کرسیاں رکھ کر بیٹھیں میز پر رکھے لیپ ٹاپ سے کوئی مووی دیکھ رہی تھیں کہ ایک پچیس چھبیس سالہ لڑکا ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چمڑے کا بیگ پکڑے اندر آیا۔ اس کا ظاہری حلیہ دیکھ کر ان چاروں نے اسے رشتے کا امیدوار سمجھتے ہوئے اٹھ کر پر جوش طریقے سے اس کا استقبال کیا۔

"آئیے آئیے سر تشریف لائیے۔ یہاں بیٹھیے پلیز۔" ایمن نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔ اس لڑکے نے حیرانگی سے ان کے تاثرات دیکھے۔

"جی سر کیا لیں گے ٹھنڈا یا گرم؟"

"ارے پوچھ کیوں رہی ہو؟ منگواؤ نہ، بلکہ ایک کام کرو خود جا کر سر کے لیے ٹھنڈے جوس کا گلاس لے کر آؤ باہر بہت گرمی ہے۔" انزہ نے مسکراتے ہوئے ایمن کو جوس لانے کا کہا تو وہ چھپاک سے باہر نکل گئی۔

"کمال ہے جہاں بھی گیا ہوں، بے عزتی ہی ہوا ہوں

www.zemtime.com

اور یہاں سے اتنی عزت مل رہی ہے۔ اللہ خیر کرے۔" وہ ان کی خاطر داری عروج پر دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ انزہ نے کرسی پر بیٹھ کر میز پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

"جی سر۔ بتائیں ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟"

"میڈم خدمت کیا کرنی بس ایک چھوٹی سی عرضی تھی۔" اس نے عاجزی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ارے عرضیاں ورضیاں چھوڑیں۔ آپ بس اپنی ڈیمانڈ بتائیں کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔" کشف نے بولتے ہوئے اپنی بتیسی دکھائی۔ ایمن نے جوس کا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھا تو وہ ہچکچاتے ہوئے اٹھا کر پینے لگا۔ اس کو جوس پیتا دیکھ کر وہ سب خاموشی سے اس کی شکل دیکھنے لگیں مگر وہ اپنی سوچوں میں مگن آہستہ آہستہ پی رہا تھا۔ کشف جو کچھ زیادہ ہی بے صبری سے اس کے بولنے کی منتظر تھی ہتے اٹھی۔

"محترم ذرا جلدی پی لیں، منہ میں چھلنی لگائی ہوئی ہے کیا؟ جو چھان کر آہستہ آہستہ اندر بھیج رہے ہیں۔" اس کے ایک دم سے بولنے پر وہ اچھل کر رہ گیا۔ جس کی وجہ سے کچھ جوس اس کے کپڑوں پر بھی گر گیا۔ انزہ نے کشف کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے معذرت کی۔ اپنے سر پہ کھڑی کشف کے تیور دیکھتے ہوئے اس نے جلدی سے جوس ختم کر کے گلاس میز پر رکھا اور ڈرتے ڈرتے گویا ہوا۔

"آپ لوگوں کا میرج بیورو ہے۔ میرا بھی ایک چھوٹا سا کام کر دیں۔" وہ نیچے رکھا بیگ اٹھا کر اس میں سے کچھ نکالنے لگا۔

"دیکھیں سر پیسوں کی فکر مت کریں۔ ان شاء اللہ کام ہونے کے بعد ہم آپ سے فیس بھی لیں گے اور منہ بھی میٹھا کریں گے۔ ابھی تو آپ بس اپنی پسند بتائیں کہ آپ کو کیسی لڑکی چاہیے؟" انزہ کو لگا کہ وہ فیس نکال رہا ہے اس لیے جلدی سے بولی۔

"جی؟" اس لڑکے نے حیرت سے دیکھا۔

"ہمارے پاس بہت اچھے رشتے موجود ہیں۔ پڑھی لکھی، سلیقہ شعار اور کچھ تو اچھی جاب پر بھی ہیں۔ اگر آپ کو گھریلو قسم کی شریک حیات چاہیے تو اس کی معلومات بھی آپ کو دی جا سکتی ہیں۔" انزہ نے خاصے پیشہ وارانہ انداز میں اسے گھیرنے کی کوشش کی۔

"میڈم آپ شاید غلط سمجھ رہی ہیں میں تو......"

"ہم سب سمجھ رہے ہیں۔ آپ پلیز شرمائیں مت۔ ٹھیک ہے آپ اپنے رشتے کے لیے خود ہی آ گئے ہیں حالانکہ کسی بڑے کو بھیجنا چاہیے تھا مگر اب جب ہمت کر کے آ ہی گئے ہیں تو اپنی پسند بھی بتا دیں۔ آپ کی تمام معلومات راز ہی رکھی جائیں گی۔" کشف نے جلدی سے اس کی بات کاٹی۔

"دیکھیں آپ لوگ سمجھ نہیں رہی ہیں۔ میں یہاں رشتے کے لیے نہیں آیا بلکہ اس علاقے میں اپنی اکیڈمی کے اشتہار تقسیم کر رہا ہوں۔ اسی سلسلے میں یہاں حاضر ہوا ہوں۔ یہ کچھ اشتہار ہیں۔ آپ اپنے کلائنٹس میں بانٹ دیجیے گا۔ مجھ غریب کا بھی بھلا ہو جائے گا۔" اس نے کچھ اشتہار نکال کر میز پر رکھے۔ اس کی بات پر مارے صدمے کے ان چاروں کے منہ اور آنکھیں بیک وقت کھلیں۔ انہوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔ کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھا گئی تھی۔ شاید نہیں یقیناً وہ جام ہو چکی تھیں۔

"اوہ بھائی دماغ ٹھیک ہے؟ ہم نے میرج بیورو کھولا ہوا ہے کوئی پکوڑوں سموسوں کی ریڑھی نہیں لگائی ہوئی جو آپ کے اشتہار میں لپیٹ کر گاہکوں کو بیچیں گے۔" سب سے پہلے کشف ہوش میں آتے ہوئے ماتھے پر بل ڈال کر بولی کم غرائی زیادہ تھی۔ ایمن جو دیوار کے پاس کھڑی تھی تقریباً اڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔

"اٹھو، اٹھو شاباش اور نکلو یہاں سے۔ دو سیکنڈ میں اپنی شکل گم کرو۔" اس نے چٹکی بجاتے ہوئے اسے باہر کی راہ دکھائی۔ ایک کے بعد ایک کے بگڑتے تیور دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھا اور بوکھلاہٹ میں بیگ وہیں چھوڑے باہر کی طرف بھاگا۔ ایمن اس کا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے آئی اور

www.zemtime.com

اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔
"چلو جوس کے سو روپے نکالو۔ میرے حرام کے پیسے نہیں تھے۔" وہ جلدی سے سو کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھتا اس کے ہاتھ سے بیگ جھپٹ کر باہر نکل گیا۔ ایمن کشف کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے واپس آ کر کرسی پر گرنے والے انداز میں بیٹھی اور ہاتھ میں پکڑا سو کا نوٹ بیگ میں رکھنے لگی۔
"ذرا بتانا پسند کرو گی کہ بیس روپے کا روح افزا کا گلاس سو کا کب سے ہوگیا؟" اس کو دیکھنے کے باوجود نظر انداز کرتے دیکھ کر کشف نے کمر پر ہاتھ رکھ کر کڑے تیوروں سے کہا۔
"ہاں تو جو میں اتنی دور گرمی میں چل کر گئی تھی اس کا کیا۔" جواباً اس نے شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھٹائی سے دانت دکھائے۔
"آدھے آدھے کرتے ہیں ناں۔" اس نے اس کے ہاتھ سے نوٹ چھیننا چاہا اور اسی چھینا جھپٹی میں آدھا حصہ پھٹ کر کشف اور آدھا ایمن کے ہاتھ میں آ گیا۔ ایمن صدمے سے کبھی پھٹے نوٹ کو دیکھتی تو کبھی کشف کو جو دانت نکال رہی تھی۔
"یار مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کرنا ہے۔ یہ کام بھی شروع ہونے سے پہلے ہی ٹھپ ہوگیا اور وہ خاتون مجھے تو ان کا سوچ کر بھی ہول اٹھ رہے ہیں۔" انزہ کی پریشانی سے بھرپور آواز پر وہ چونکیں۔
"پھر اب؟" کشف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ایک بار پھر سے اشتہار دے کر دیکھتے ہیں کیا پتا کام بن جائے۔" کرن نے مشورہ دیا۔
"اتنا کمایا نہیں ہے جتنا اڑا دینا ہے۔ خیر ایمن تم چھوٹا سا اشتہار لکھ کر بھجوا دو پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔" انزہ نے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے مایوسی سے کہا۔ ایمن کاغذ اور قلم اٹھا کر اشتہار لکھنے میں مشغول ہوگئی۔
ان لوگوں کو اخبار میں اشتہار دیے دو دن گزر گئے تھے مگر ابھی تک کسی نے ان سے رابطہ نہیں کیا تھا جس وجہ سے وہ چاروں فکر میں مبتلا تھیں۔ وہ چاروں مستقل مزاجی سے روز صبح نو بجے دفتر آتیں اور شام تک فارغ بیٹھ کر حقیقی معنوں میں مکھیاں ہی مارتیں۔ اب تو خیر سے مکھیوں نے بھی ان کے دفتر کا رخ کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت بھی وہ چاروں دفتر میں منہ لٹکائے بیٹھی تھیں۔ کرن کاؤنٹر کی کرسی لا کر ان کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ میز کی دائیں جانب ایمن بیٹھی میز پر انگلیوں سے نقش و نگار بنا رہی تھی جبکہ میز کی دوسری طرف بیٹھی انزہ کمرے میں بے چینی سے ٹہلتی کشف کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے کچھ دیر کو رک کر ان تینوں کی مایوس کن شکلوں کو دیکھا اور پھر خود بھی مایوس ہو کر دوبارہ سے ٹہلنے میں مصروف ہوگئی۔
"کیا مصیبت ہے یہ لڑکا آخر مل کیوں نہیں رہا۔" وہ جھنجھلا کر بڑبڑائی۔
"ہاں یار یہ لڑکے کی تلاش تو بھوسے کے ڈھیر میں سے سوئی تلاش کرنے کے مترادف ہوگئی ہے۔ کتنے ہی اشتہارات دے چکے ہیں مگر یوں لگتا ہے جیسے کسی نے اپنے بیٹے کی شادی کروانی ہی نہیں ہے۔" کرن نے جمائیاں لیتے ہوئے ٹیبل پر سر ٹکایا۔ کچھ سوچتے ہوئے ایمن کی آنکھیں یکدم چمک اٹھیں۔
"ایک کام ہوسکتا ہے، ہم میں سے کوئی اسے اپنی بھابی بنالے۔"
"واٹ؟" انزہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔
"ہاں نہ...... بس یہی ایک صورت ہے ورنہ تو فیس واپس کرنی پڑے گی اور جیسی وہ عورت دکھ رہی تھی اس سے تو لگتا ہے کہ وہ ہمارا تیا پانچا کرنے سے بھی نہیں ہچکچائے گی۔" ایمن نے گال پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے اپنی طرف سے مفید مشورہ کم ڈراوا زیادہ دیا۔
"میرا بھائی ابھی چھوٹا ہے۔" کرن نے اسی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔
"میرے بھائی کی منگنی ہوچکی ہے۔" انزہ نے اس کی نظریں خود پر دیکھ کر کہا۔
"کشف تم؟" ایمن نے استفہامیہ نظروں سے اسے

www.zemtime.com

دیکھا۔
"تم جانتی ہو میرے بھائی کی بھی ہو چکی ہے۔"
"ایک منٹ، ایک منٹ ہم یہ بات کر بھی کیوں رہے ہیں؟ ہم نے کاروبار کرنا ہے۔ خدمت خلق کا بیڑا نہیں اٹھایا جو شروعات گھر سے کا نعرہ لگا کر چل پڑیں۔ ایسے تو کل کو کسی لڑکے کا رشتہ آیا اور ایسی کسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑا تو کیا ہم اس لڑکے سے بھی شادی کر لیں گے۔" کشف نے ان سب کو گھورا اور دوبارہ سے اپنے سابقہ شغل یعنی ٹہلنے میں مصروف ہوگئی۔ کمرے میں ایک بار پھر سے گہری خاموشی چھا گئی۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ان کی پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔
"دیکھو! میری تجویز پر غور تو کرو ایسی بھی بری نہیں ہے۔" ایمن نے ان سب کو پریشان دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔
"ویسے ایمی تمہارا آئیڈیا واقعی ہی برا نہیں ہے۔ دیکھو ہم سب کے بھائی تو بک ہیں، کرن کا چھوٹا ہے اور تمہارا کوئی ہے نہیں مگر اس کے باوجود تمہیں اسے گھر میں رکھنے کا شوق چڑھ رہا ہے تو ایک کام کرو تم اس کو اپنی اماں بنا لو۔ اس کی شادی بھی ہو جائے گی اور تمہارا اسے گھر رکھنے کا شوق بھی پورا ہو جائے گا۔" کشف نے اس کی ایک ہی رٹ پر دانت پیسے
"اس بات پر بھی غور کیا جا سکتا ہے مگر میری پرانی اماں نے ابا اور نئی مام کے ساتھ ساتھ مجھے بھی چوٹی سے پکڑ کر گھر سے باہر کر دینا ہے۔ نئی مام تو اپنے میکے چلی جائیں گی، ابا بھی سمجھو سسرال میں ہی سیٹ ہو جائیں گے۔ مسئلہ میرا ہے میں کدھر جاؤں گی؟ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔" ایمن نے برا منائے بغیر تسلی سے جواب دیا۔
"تم لوگوں کو شرم تو نہیں آتی کسی کے بارے میں الٹی سیدھی بکواس کرتے ہوئے۔ وہ اگر سن لے نہ تو تم سوچ سکتی ہو کیا کرے گی۔" انزہ پیپر ویٹ گھماتے ہوئے مسکرائی۔
"یار ایمن پلیز! یہ چٹکلے پھر کبھی چھوڑنا اور تم کیا یہاں نیند پوری کرنے آئی ہو اٹھو اور کچھ سوچو۔" کشف نے پہلے ایمن اور پھر سستی کا عملی نمونہ پیش کرتی کرن کو جھنجھوڑا۔
"تم لوگوں نے سوچ کر کون سا چاند چڑھا لیا جو میں سوچوں گی۔" کرن نے آنکھیں مل کر نیند بھگانی چاہی اور اگلے ہی لمحے آنکھیں کھولتے ہوئے وہ اچھلی۔
"ارے ہاں۔"
"کیا..... کیا۔" وہ تینوں بیک وقت اس کی جانب جھکیں۔
"نہیں یار۔" وہ ڈھیلے انداز میں کہتی پیچھے ہو کر بیٹھی۔
"دفع ہو جاؤ۔" اب کی بار بھی ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔
"میں نے تمہارا دماغ پھاڑ دینا ہے۔" کشف نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔
"اندر سے کچھ نکلنا ہے نہیں۔ فضول میں اتنا بکھیڑا ڈالو گی۔" ایمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایک تو مجھے ان ماؤں کی سمجھ نہیں آتی۔ بھئی جو کام ان کے کرنے کے ہیں وہ کریں۔ یہ کام میرج بیورو والوں کا ہے وہ خود کر لیں گے مگر نہیں جب تک یہ لڑکوں کی مائیں دو چار سموسے اور کباب پیسٹریاں اڑا کر لڑکی کو چلا پھرا کر ٹھوک بجا کر چیک نہیں کر لیتیں ان کے کلیجے کو ٹھنڈ نہیں پڑتی گویا لڑکی نہ ہوگئی ذبح کا جانور ہو گیا۔" کشف کی جھنجھلاہٹ عروج پر تھی۔
"یہ تو ہے۔ ہر زاویے سے چیک کر کے بہو پسند کرتی ہیں اور شادی کے چوتھے دن ہی انہیں اپنی ہی پسند کی ہوئی لڑکی میں سو طرح کے نقص نظر آنے لگتے ہیں۔" انزہ نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔
"تم تو بیٹھ جاؤ ایسے پریشان ہونے سے کیا ہوگا۔ اگر خدانا خواستہ کوئی لڑکا نہ بھی ملا تو سیدھی سی بات ہے، ہم فیس واپس کر کے معذرت کر لیں گے۔ کوئی زبردستی تھوڑی ہے۔" ایمن نے کمرے میں چکر کاٹتی کشف کو کھینچ کر اپنے ساتھ والی کرسی بٹھایا۔
وہ دونوں اس وقت عمر صاحب جو کہ ان کے سگے چچا تھے ان کے گھر کے لاونج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایمن ٹی وی

www.zemtime.com

پر کوئی ایوارڈ شو دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ پلیٹ میں رکھی چپس بھی کھا رہی تھی جبکہ کشف گال پر ہاتھ رکھے منہ لٹکائے بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ فرحین چچی کچن میں ان کے لیے چائے بنا رہی تھیں۔ عمر چچا باہر سے آئے تو سیدھا لاؤنج میں ان دونوں کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ حال احوال دریافت کرنے کے بعد وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔ ایمن تو ان کی باتوں کا جواب دے رہی تھی مگر کشف ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جس کو دیکھ کر عمر چچا کو تعجب ہوا۔ وہ اتنے دیر چپ بیٹھنے والوں میں سے تھی تو نہیں۔

"آج چہکتی چڑیا بڑی خاموش ہے۔ خیر تو ہے؟ کہیں بھابھی سے ڈانٹ تو نہیں کھا کر آئی؟"

"عنقریب چہکتی چڑیا کے پر کٹنے والے ہیں۔ کاروبار کا جو آئیڈیا اس کے دماغ میں سمایا تھا اس کا بہت برا انجام ہونے والا ہے۔" ایمن نے ہنستے ہوئے انہیں بتایا۔

"خدا خیر کرے۔ ایسا کیا ہوگیا؟ کیا بات ہے کشف بیٹا؟ ایسے کیوں پریشان بیٹھی ہو؟"

"شادی کے لیے لڑکا نہیں مل رہا ہے۔" کشف نے پریشانی میں پیشانی مسلی۔

"اسی لیے میں کہتی ہوں کہ شرارتیں تھوڑی کم کیا کرو۔ آج کل کے لڑکوں کو کم گو، اچھی، سلجھی ہوئی لڑکیاں ہی اچھی لگتی ہیں اور تمہاری پٹر پٹر خیر سے ہمیں یہاں اپنے گھر میں بھی بیٹھے سنائی دیتی ہیں۔" ان کے لیے چائے لاتی فرحین چچی کی بات سن کر اور کشف کا کھلا منہ دیکھ کر ایمن اور عمر چچا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ چھائی۔

"یار چچی اپنے لیے تھوڑی نہ بول رہی ہوں، میرج بیورو میں ایک لڑکی کے لیے بات کر رہی ہوں۔ کتنی کوشش کر چکے ہیں مگر ابھی تک کوئی نہیں ملا۔" کشف نے جھلا کر کہا۔ فرحین چچی اس کے جواب پر سر ہلا کر خاموش ہوگئیں۔ وہ سب چائے پینے کے ساتھ ساتھ ٹی وی بھی دیکھ رہے تھے کہ کشف جو کچھ سوچ رہی تھی ایک دم آنکھیں بڑی کرتے ہوئے چہکی۔

"آئیڈیا۔"

"چاچو، چچی آپ سے جھگڑتی ہیں نا تو آپ ایک کام کریں کہ دوسری شادی کرلیں۔ ہمارا کام بھی ہوجائے گا اور آپ کو بھی پڑھی لکھی اور نوعمر خوب صورت بیوی مل جائے گی۔"

"ہک ہا بیٹا! ایک مدت ہوگئی ہے شادی کا لڈو کھا چکا ہوں اب تو حسرت ہی نہیں رہی۔" عمر چچا نے آہ بھری۔

"تو اس میں کیا بڑی بات ہے ایک اور کھالیں۔ ویسے بھی اب وہ پرانا ہو چکا ہے۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"نہ بیٹا لڈو چاہے جتنا بھی پرانا ہو چکا ہے مگر ابھی تک گلے میں اٹکا ہوا ہے۔ تقریباً پندرہ سال ہوگئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ نہ نگل پا رہا ہوں اور نہ ہی اگل۔" انہوں نے بے چارگی سے کہتے ہوئے فرحین چچی کو دیکھا۔

"اس کا آسان سا حل ہے کہ آپ دوسرا بھی کھالیں اگر گولی گلے میں اٹک جائے تو پانی کا استعمال کرتے ہیں نہ اور وہ گھل کر آسانی سے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ آپ بھی یہی نسخہ آزمائیں، ان شاءاللہ افاقہ ہوگا۔"

"اور اگر دونوں ہی گلے میں پھنس گئے تو؟" ان کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ بھی اس کی باتوں کو خوب انجوائے کر رہے ہیں مگر فرحین چچی کے بگڑے تاثرات باتوں میں مصروف کشف نہیں دیکھ پائی تھی۔

"تو پھر اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے اور ویسے بھی بیویوں کے ستائے مردوں کی مغفرت لازمی ہونی چاہیے کیونکہ وہ اسی دنیا میں ہی اپنے گناہوں کا بھگتان بھگت چکے ہوتے ہیں۔ ایسے میں ان کی واحد آرام گاہ قبر ہی بچتی ہے، اگر اس میں بھی سکون میسر نہ ہو تو یہ تو زیادتی ہوجائے گی۔ آپ نے وہ شعر تو سنا ہوگا کہ "مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے" تو بس اگر وہاں بھی آپ کی سنوائی نہ ہوئی تو مرضی ہے پھر اللہ پاک کی، کیا کہہ سکتے ہیں۔"

"تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کیا؟ شادی کے لیے لڑکا نہیں مل رہا تو چچا کی دوسری شادی کرواؤ گی؟" فرحین چچی نے اس کو باز نہ آتا دیکھ کر گھرکا۔

www.zemtime.com

"ارے چچی آپ غصہ کیوں کر رہی ہیں؟ اچھا ہے ناں آپ نبی کے ساتھ مل کر چچا جان سے اپنے سارے بدلے لیجیے گا۔"

"کاشی مجھے حالات خراب ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ چلو چلتے ہیں۔" ایمن فرحین چچی کو غصے میں دیکھتے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"چچا جان کیا سوچا آپ نے پھر؟" اس نے ایمن پر دھیان دیے بغیر عمر چچا سے پوچھا۔

"میں بتاتی ہوں کیا سوچا ہے۔" فرحین چچی جارحانہ انداز میں اٹھیں تو وہ دونوں وہاں سے پل میں غائب ہوئیں۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے چائے کے برتن اٹھا کر کچن میں چلی گئیں جبکہ عمر چچا مسکراتے ہوئے ٹی وی پر نیوز چینل لگا کر خبریں سننے لگے۔

عمر چچا کے گھر سے نکل کر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے باتیں کرتی گھر جانے کی بجائے سڑک کراس کر کے دوسری جانب بنے پارک کی طرف چلی آئیں۔ ابھی وہ پارک کے دروازے پر ہی پہنچی تھیں کہ کشف کی نظر ایک چھبیس ستائیس سالہ لڑکے پر پڑی جو اپنی گاڑی کی ڈگی میں کچھ رکھ رہا تھا۔ وہ ایمن سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اس کی طرف آئی۔

"ایکسکیوزمی بھائی صاحب! ہم لوگ جھٹ پٹ میرج بیورو سے ہیں اور لوگوں کی شادیاں کرواتے ہیں۔ اب تک جتنے لوگوں کے جوڑے بھی ہمارے ذریعے بنے ہیں، الحمدللہ وہ اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ یہ ہمارا کارڈ ہے آپ ہم سے کل کسی بھی وقت رابطہ کر لیجیے گا۔" اس نے ایک ہی سانس میں بول کر موبائل کے کور سے کارڈ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔

"جی؟" وہ جو اس اچانک ہوئے حملے پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا محض اتنا ہی کہہ سکا۔ ایمن تقریباً بھاگ کر اس کی طرف آئی۔

"بھئی میرا مطلب ہے کہ ہمارا ایک چھوٹا سا میرج بیورو ہے اور ماشاءاللہ سے آپ کی بھی عمر ہو چکی ہے اب شادی نہیں کریں گے تو کیا بڑھاپے میں ہاتھ میں چھڑی لیے کپکپاتے ہوئے دلہن لینے جائیں گے؟"

"کیا کر رہی ہو۔ چلو یہاں سے۔" ایمن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جانا چاہا۔

"محترمہ آپ شاید پاگل خانے سے آئی ہیں؟" اس لڑکے نے اس کی بے تکی بات پر اسے گھورا۔

"جی مجھے آپ کو لینے بھیجا گیا ہے۔" اس نے ترکی با ترکی جواب دیا۔

"آپ جاتی ہیں یا میں پولیس کو کال کروں؟ بی بی لے کر جائیں انہیں اور علاج کرائیں۔" اس نے پہلے کشف اور پھر ایمن سے کہا۔

"ایم سوری یہ بس ایسے ہی۔" ایمن معذرت کرتی اسے کھینچ کر پارک کے اندر لے گئی۔ وہ لڑکا بھی سر جھٹکتا گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔

"یا اللہ کاشی! تم کیوں اتنی سمجھدار ہو۔" اس نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"ایسے معاملات میں سمجھدار ہونا پڑتا ہے ورنہ بندہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور یو نو میں کافی سے بھی زیادہ سمجھدار ہوں۔" اس نے فخر سے خود کو ہی داد دی۔

"تمہاری سمجھداری کو میں اس وقت سلامی نہیں دے سکتی اور یہ بتاؤ یہ کارڈ اپنے پاس کیوں رکھا ہوا تھا؟"

"اسی طرح کی ایمرجنسی کے لیے ہی رکھا ہوا تھا اب دیکھو نہ کام آ گیا۔" اس کے جواب پر ایمن رک کر اسے گھورنے لگی مگر وہ جان کر بھی انجان بنتی آگے چل دی۔

وہ چاروں دفتر میں بیٹھی تھیں کہ ایک ادھیڑ عمر خاتون اندر آئیں۔ اپنے سابقہ تجربے کی بنا پر اس بار انہوں نے خاتون کو دیکھ کر کسی قسم کی کوئی گرمجوشی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا بلکہ خاموشی سے بیٹھی رہیں۔ وہ خاتون خود ہی آ کر کرسی پر بیٹھیں۔

"اٹھو لڑکی! ایک گلاس پانی تو پلاؤ۔ بڑی گرمی ہے باہر۔" ان خاتون نے ایمن کو ٹہوکا دیا۔

"جی آنٹی! کہیے کیسے آنا ہوا؟" پچھلے تجربے کی بنا پر انزہ

www.zemtime.com

www.zemtime.com

نے اس بار پہلے پوچھنا مناسب سمجھا۔

"تم لوگوں کا اشتہار دیکھا تھا تو میں اسی سلسلے میں حاضر ہوئی ہوں۔ میرا بیٹا اچھا کھاتا کماتا ہے، ہمارا اپنا ذاتی گھر اور گاڑی ہے۔ میرے بیٹے کے لیے کوئی اچھی سی، چاند سی لڑکی دکھادو میں منہ مانگی فیس دوں گی۔" ان کی بات سن کر چاروں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"جی بالکل آنٹی۔ ہمارے پاس ابھی ایک لڑکی کا رشتہ موجود ہے جو دیکھنے میں چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔ ہم آپ کو اس کی تصویر دکھادیتے ہیں۔ آپ پسند کرلیجیے باقی کے معاملات پھر طے کرلیں گے۔" انزہ نے دراز سے تصویر نکال کر ان کے سامنے رکھی۔ وہ کچھ دیر تک غور سے تصویر کو دیکھتی رہیں پھر اپنے پرس سے چشمہ نکال کر پہنا اور دوبارہ سے دیکھنے لگیں۔

"ہمم...... واقعی لڑکی ہے تو چاند سی مگر اس کی ناک کچھ تیکھی لگ رہی ہے اب اللہ جانے کہیں کوئی فلٹر تو استعمال نہیں کیا تصویر لیتے ہوئے۔ خیر پچھلی والی سے تو لاکھ درجے پیاری ہی ہے۔" وہ خاتون تصویر کا معائنہ کرتے ہوئے بڑبڑائیں۔ وہ چاروں ان کو یوں جائزہ لیتے دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔ مزید کچھ دیر تک لڑکی کے نین نقش کا ایکسرے کرنے کے بعد انہوں نے ہنکارہ بھرا۔

"ہوں مجھے لڑکی پسند ہے۔ تم لوگ بات پکی کرکے مجھے بتادینا لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ مجھے اپنے بیٹے کی شادی فوراً کرنی ہے میں زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ انتظار کرسکتی ہوں۔"

"جی جی بالکل آپ کی خواہش کے مطابق ہی کام ہوگا۔ آپ لڑکے کی تصویر، گھر کا پتا اور فون نمبر وغیرہ لکھوا دیں۔ ہم ایک دو دن تک آپ سے رابطہ کرتے ہیں۔ ہماری فیس بیس ہزار روپے ہے آپ وہ جمع کروادیں۔ ان شاءاللہ آپ کا کام ہوجائے گا۔" انزہ نے متانت سے جواب دیا۔

وہ خاتون اپنا پتا لکھوا کر فیس جمع کروانے کے بعد چلی گئیں۔

"شکر ہے۔" ان چاروں نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔

ایمن اور کرن لڑکے کے گھر تفتیش کی غرض سے لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں اور سامنے صوفے پر لڑکے کی ماں اور بہن بیٹھی ان کو اپنے بارے میں تفصیل بتارہی تھیں۔ ان کے بڑھ چڑھ کر اپنے بارے میں بتانے پر ایمن اور کرن ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔ وہ دونوں جب ان کے گھر کا تفصیلی چکر لگا کر واپس جانے لگیں تو ان خاتون نے چپکے سے دونوں کی مٹھی میں پانچ پانچ سو کے نوٹ تھمائے اور ان کے پوچھنے پر ان کے گھر میں پہلی بار کسی لڑکی کے آنے پر بیٹی سمجھ کر خالی ہاتھ نہ بھیجنے کی ریت قرار دی۔ باہر آکر انہوں نے آس پاس کے گھروں سے ان کے بارے میں تھوڑی بہت پوچھ گچھ کی اور دفتر کی جانب چل پڑیں۔

وہ دونوں ایک گھنٹے کی خواری کے بعد پسینے میں شرابور دفتر پہنچیں تو انزہ نے اٹھ کر انہیں پانی دیا اور منہ ہاتھ دھو کر فریش ہونے کو کہا۔ وہ دونوں باری باری منہ دھو کر آئیں۔

"دیکھو بھئی! مجھے تو سب ٹھیک لگا ہے اور ان خاتون کی ڈیمانڈ کے عین مطابق بھی ہے تو میرا نہیں خیال کہ کچھ پرابلم ہوگی تم اللہ کا نام لے کر ان آنٹی کو کال کردو۔"

"مگر مجھے جانے کیوں کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔" کرن نے دوپٹے سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے کہا۔

"کیسی گڑبڑ؟" ان تینوں نے چونک کر پوچھا۔

"وہ عورت بہت زیادہ پیار جتا رہی تھی۔ ہم دونوں کو آتے ہوئے پانچ پانچ سو روپے بھی دیے اور ایک بات ان لوگوں کو یہاں آئے ہوئے بمشکل دو ماہ ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کہاں رہتے تھے کسی کو نہیں پتا اور نہ ہی یہ پتا ہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں کیوں کہ بقول ہمسائیوں کے یہ کسی کے ہاں آتے جاتے بھی نہیں۔"

"لگ تو مجھے بھی وہ خاتون کچھ مشکوک رہی تھی مگر مجھے لگا شاید میرا وہم ہوگا۔" ایمن نے بھی اپنا شک ظاہر کیا۔

انزہ کی نظر دیوار کے پاس کرسی پر بیٹھی کشف پر پڑی تو اس نے اشارے سے دونوں کو اسی کی طرف متوجہ کیا جو اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ تینوں جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔

"کیا بات ہے کشف؟ ایک دم سے اتنی بے چین کیوں ہوگئی ہو؟ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟" انزہ نے فکر مندی سے پوچھا۔ اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا مگر منہ سے کچھ نہیں بولی۔

"کاشی جان اگر تم اس رشتے کے بھی ہاتھ سے نکل جانے پر افسردہ ہو رہی ہو تو کوئی بات نہیں۔ ہم لوگ ابھی نئے ہیں نہ اس لیے جلدی پریشان ہو جاتے ہیں، ورنہ کاروبار میں نفع نقصان تو ہوتا ہی رہتا ہے۔" ایمن نے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے اسے پچکارا۔

"نہیں میں کچھ اور سوچ رہی تھی۔"

"کیا؟" انزہ نے پوچھا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ اگر ایک ہزار کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ہم چاروں کو کتنے ملیں گے، مگر یار حساب ہے کہ ہو ہی نہیں رہا۔ دو دو سو گن کر ایک سائیڈ پر رکھتی ہوں تو باقی جو بچتے ہیں ان میں کنفیوز ہو جاتی ہوں۔ بس اسی میں پھنسی ہوئی ہوں۔" اس کی سنجیدگی دیکھنے لائق تھی۔ اس کی بات پر انزہ نے ایک طویل سانس خارج کی اور نفی میں سر ہلاتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھی جبکہ ایمن غصے اور کرن نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"کون سا ہزار اور اس کے چار حصے کیوں کرنے ہیں؟" کرن نے دل میں اٹھتے سوال کو زبان دی۔

"اس کو اس ہزار کے حصے کرنے ہیں جو ہم دونوں کو اس خاتون نے دیے ہیں۔" ایمن نے دانت پیسے۔

"لو بتاؤ بھلا! اس کو کس نے کہا کہ ہم اسے دیں گے؟" کرن نے تعجب سے پوچھا۔

"او ہیلو! ہم میں طے ہوا تھا کہ آمدنی آدھی آدھی ہوگی۔" گنتی کو چھوڑ کر اسے دوسری فکر لگی۔

"محترمہ آمدنی کا کہا تھا تحائف کا نہیں۔" ایمن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"اب اگر تم لوگوں کا ہو گیا ہو تو کام کر لیں؟" ان کو آپس میں بحث کرتے دیکھ کر انزہ نے انہیں ٹوکا۔

"کر لو کام۔ روکا کس نے ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا اس ہزار کے چار حصے ہوں گے تو ہوں گے ورنہ ان کے بیگ تو کہیں رکھے ہوتے ہیں۔" کشف نے منہ بگاڑتے ہوئے دھمکی لگائی۔

"اپنی اپنی کرسیاں اٹھاؤ اور ایک لفظ کہے بغیر یہاں آ کر بیٹھو اور تم دو سو مجھ سے لے لینا۔" انزہ نے کڑے لہجے میں کہا تو وہ تینوں اس کے پاس جا بیٹھیں اور آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگیں۔

آخر وہ دن بھی آ ہی گیا جب ان چاروں کو ان کی محنت کا پھل یا پھر رج کے ذلالت ملنے والی تھی۔ شادی ہال کو کسی دلہن کی مانند برقی قمقموں سے بہت ہی خوب صورتی سے سجایا گیا تھا۔ زرق برق لباس میں ملبوس خواتین اور مرد حضرات خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ بیک گراؤنڈ پر دھیمے سروں میں موسیقی بج رہی تھی۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کے لیے ویٹرز ادھر سے ادھر بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔

وہ چاروں بھی تیار ہو کر ادھر سے ادھر گھوم رہی تھیں۔ لڑکے لڑکی سے زیادہ تو وہ چاروں خوش لگ رہی تھیں۔ ان کا پہلا پروجیکٹ نہایت کامیابی سے مکمل ہو رہا تھا۔ اس بات کی خوشی ان کے چہرے پر عیاں تھیں۔ دولہے کی ماں جانے کیوں بہت جلدی میں تھیں اور بار بار آ کر نکاح کا کہہ رہی تھیں اور ان کے ہی جلدی مچانے پر بالآخر دلہن کی سہیلیوں نے دلہن کو لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا۔ ابھی نکاح شروع ہی ہوا تھا کہ ہال کے دروازے سے کچھ لوگ جنہوں نے ہاتھ میں بندوقیں اور ڈنڈے پکڑ رکھے تھے اندر آئے۔ ساتھ ایک اٹھائیس انتیس سال کی لڑکی بھی تھی۔ وہ لوگ حلیے سے ہی گاؤں کے لگ رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر دولہا اور اس کی ماں کے چہروں کا رنگ اڑا۔ ان لوگوں کو اسٹیج کے پاس آ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر ایمن نے انزہ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا ہو رہا ہے اور جواباً اس نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔ اسٹیج پر پہنچتے ہی ان لوگوں نے اپنی بندوقیں دولہا پر تان دیں۔ دولہے کی ماں گمبھیر صورت حال دیکھ کر اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے اور ہمت جمع کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھیں۔

www.zemtime.com

"تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"ہے ہے ہے ہے۔ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟ یہ بھی آپ نے خوب کہا جبکہ پوچھنا تو مجھے چاہیے کہ آپ یہاں پر یہ سب کیا کر رہی ہیں؟ مجھے گھر سے نکال کر یہاں چھپ چھپا کر اپنے بیٹے کی دوسری شادی کروا رہی ہیں۔" لڑکی نے ہاتھ نچا نچا کر کہا۔

"کون ہیں یہ لوگ اور یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اب کے دلہن کی ماں بھی صورت حال دیکھ کر تشویش زدہ سی اٹھ کر ان کے پاس آئیں۔

"ارے ان سے کیا پوچھ رہیں ہیں مجھ سے پوچھیں۔ میں ان کی بہو ہوں۔ سات سال پہلے شادی ہوئی تھی خیر سے پانچ سال کی بیٹی بھی ہے ہماری۔" اس نے دلہن اور اس کی ماں سمیت ان چاروں پر بھی بم پھوڑا۔ اس کے انکشاف پر کشف جو ایمن کے کندھے پر بازو رکھے کھڑی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے، اس کا بازو بے اختیار اس کے کندھے سے نیچے گرا۔ انزہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔ کرن نے ان تینوں کو جتاتی نظروں سے دیکھا گویا کہہ رہی ہو کہ دیکھ لو میں نے کہا تھا کچھ گڑبڑ ہے۔

"دیکھو یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں۔" دولہے کی ماں نے سب لوگوں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر پیار سے صورت حال کنٹرول کرنا چاہی۔

"نہ چاچی! اب تو جو بات ہوگی یہیں سب کے سامنے ہوگی۔ پہلے آپ اور آپ کی اس بیٹی نے مجھے گھر سے نکالا اور پھر اپنے بیٹے کی دوسری شادی کرنے چل پڑیں اور آپ" وہ دولہے کی طرف مڑی۔

"آپ کو ذرا خیال نہیں آیا؟ میرا نہ سہی اپنی بیٹی کا ہی سوچ لیتے۔ اس عمر میں سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونے کی آخر سوجھی ہی کیا تھی؟" اس لڑکی کی آواز غم و غصے کے باعث پھٹ سی رہی تھی۔

"تو فکر مت کر بہن، اس کے سینگ دوبارہ سے جوڑ کر اس کو بیلوں میں شامل کرنا اب ہمارا کام ہے تو بس دیکھتی جا۔" اس کا بڑا بھائی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا پھینک کر غصے سے دولہے کی طرف بڑھا اور اس کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا ہال سے باہر لے گیا۔ اس کے پیچھے ہی دولہے کی ماں اور بہن بھی واویلا کرتی ہوئیں میرج ہال سے نکلیں۔

"ان سب کے بعد اب وچولوں کی باری ہے اس لیے ایک۔ ایک کر کے کھسکو یہاں سے۔" ایمن نے صورت حال کی نزاکت دیکھتے ہوئے آہستگی سے ان تینوں کو باہر کا اشارہ کیا۔

"پانچ پانچ سو تم لوگ ہی لے کر آئے تھے لہٰذا اب بھگتو۔" کشف ابھی تک انہی پیسوں پر اٹکی تھی۔ ایمن اسے گھورتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھی۔ لڑکی کی ماں جو اپنی بیٹی کے پاس بیٹھی اس کو سنبھال رہی تھیں ان کو نکلتا دیکھ کر اچانک سے زوردار آواز میں گرجیں۔

"رکو!" تیزی سے باہر کی طرف جاتیں ان چاروں کے قدموں کو بریک لگی۔

"جج جی؟" انزہ ان کے تیور دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولی۔

"میں نے کہا تھا کہ اگر کام نہیں ہوتا تو مجھے بتا دینا مگر تم لوگوں نے میری بیٹی کا مذاق بنا کر رکھ دیا۔ چھوڑوں گی نہیں میں تم سب کو۔" وہ جھک کر نیچے پڑا ڈنڈا اٹھانے لگیں۔ جس کو دیکھ کر ان چاروں نے باہر کی جانب دوڑ لگا دی اور اپنی گاڑی کے پاس جا کر دم لیا۔

"چاروں کے لیے دفتر کو تالا لگاؤ اور......"

"اور گھر سے تو کیا اپنے کمروں سے بھی مت نکلنا۔" فرنٹ سیٹ پر بیٹھی کشف نے انزہ کی بات اچکی۔ گاڑی میں بیٹھتی ایمن کا بے ساختہ قہقہہ گونجا۔ پیچھے کھڑی کرن نے اس کو گاڑی کے اندر دھکیلا اور خود بھی جلدی سے بیٹھی۔ ان کے بیٹھتے ہی انزہ نے گاڑی اسٹارٹ کی اور کچھ ہی دیر میں سڑک پر ان کی گاڑی ہوا سے باتیں کرتی ہوئی جا رہی تھی۔

www.zemtime.com